Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۲۰ صفر ۱۳۹۹ھ ۲۰ صلح ۱۳۵۸ ہش ۲۰ جنوری ۱۹۷۹ء	نمبر ۱۶

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲۰ جنوری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہر لمحہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

• حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اب بہتر ہے الحمدللہ
احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رہے۔ آمین

• ربوہ ۱۹ جنوری۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں سورۃ توبہ کی آیات ۱۲۸ تا ۱۲۹ تلاوت فرمائیں اور پھر ان کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہر دو جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ آپ نے جو تعلیم پیش کی وہ بھی نہ صرف انسانوں کے لئے بلکہ اشجار، معدنیات اور حیوانات تک کے لئے بھی رحمت تھی۔ آپ پر یہ امر بہت شاق گزرتا تھا کہ لوگ کیوں خدا کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اور مومنوں کے لئے تو آپ کا وجود سراسر رحمت و شفقت کا پیکر تھا۔

ان آیات میں اس امر پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ اگر بعض لوگ دین سے پھر جائیں تو مومنوں کا ردّ عمل یہ ہونا چاہیئے کہ ہم نہ تمہیں کسی امر پہ قائم رہنے کے لئے مجبور کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہمارے اختیار میں ہے کہ ہم تمہیں کوئی سزا دیں، ہمارے لئے تو بس ہمارا خدا ہی کافی ہے۔ اسی پر ہمیں توکّل ہے۔ اور وہ رب العرش العظیم ہے۔ یعنی مالکِ کونین ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے کہ ہم بھی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چل کر اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر بننے کی کوشش کریں۔ اور آپ پر دن رات درود بھیجیں۔ اور علیٰ وجہ البصیرت اس یقین پر قائم ہو جائیں کہ ہمارے لئے تو بس ہمارا خدا ہی کافی ہے اور ہمیں صرف اسی پر توکّل ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت حاصل کر کے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام کی عظمت کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور ان راہوں کو اختیار کرنا چاہیئے جن پر چل کر آپ نے رب العرش العظیم کا پیار حاصل کیا۔

سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت دراصل خدا تعالیٰ کی اطاعت ہے

اب وہی شخص اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کر سکتا ہے جو آپؐ کی کامل اتباع کرنے کی کوشش کرے

ارشاد باری تعالیٰ

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (النساء ۸۱)

ترجمہ۔ جو اس رسول کی اطاعت کرے (تو سمجھو کہ) اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ (بخاری و مسلم)

ترجمہ۔ جب بھی میں تم کو کسی بات سے روکوں تو رک جایا کرو۔ اور جب میں تمہیں کسی بات کے کرنے کا حکم دوں تو اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کیا کرو۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس قدر اخلاق ثابت ہیں وہ کسی اور نبی کے نہیں کیونکہ اخلاق کے اظہار کے لئے جب تک موقعہ نہ ملے کوئی خُلق ثابت نہیں ہو سکتا ..... یہ کس قدر خدا کے فضل کی بات ہے کہ آپؐ کو تمام اخلاق کے اظہار کے مواقع ملے ..... اسی لئے آپؐ اسم بامسمّٰی محمدؐ ہو گئے صلی اللہ علیہ وسلم اور زمین پر آپ کی حمد ہوتی تھی اور اسی طرح آسمان پر بھی آپؐ کی تعریف ہوتی تھی۔ اور آسمان پر بھی آپؐ محمدؐ تھے۔ یہ نام آپؐ کا خدا تعالیٰ نے بطور نمونہ کے دنیا کو دیا ہے جب تک انسان اس قسم کے اخلاق اپنے اندر پیدا نہیں کرتا کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کامل طور پر انسان اپنے اندر پیدا نہیں کر سکتا جب تک نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور طرزِ عمل کو اپنا راہبر اور ہادی نہ بناوے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ یعنی محبوب الٰہی بننے کے لئے ضروری ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی جاوے ..... سچے مومن اور مخلص مسلمان کی ترقیوں اور ایمانی درجوں کا آخری نقطہ یہی ہے کہ وہ آپؐ کا سچا متبع ہو۔ اور آپؐ کے تمام اخلاق کو حاصل کرے"۔ (ملفوظات جلد سوئم صفحہ ۸۶-۸۷)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۰ رصفر ۱۳۹۹ھ
۲۰ رتبلیغ ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صادقوں کے صدق کو آشکار کرنیوالی آسمانی تدبیر

اللہ تعالیٰ نے سورۃ العنکبوت کے شروع میں مومنوں کو پیش آنے والے ابتلاؤں کی ایک حکمت یہ بیان فرمائی ہے کہ اس طرح ان لوگوں میں جو اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہوتے ہیں اور جو سچے نہیں ہوتے۔ فرق ظاہر ہو جاتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ جو لوگ اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہوتے ہیں وہ ابتلاء وارد ہونے پر نہ صرف یہ کہ کسی پریشانی اور گھبراہٹ کا اظہار نہیں کرتے بلکہ کمال استقامت کا مظاہرہ کرکے اپنے عمل سے اپنے مومن ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو لوگ اپنے دعویٰ ایمان میں جھوٹے ہوتے ہیں ابتلاء وارد ہونے پر ان کا پول کھل جاتا ہے اور وہ گھبرا کر حق وصداقت کی راہ سے پھر جاتے ہیں۔ سو گویا اس طرح اللہ تعالیٰ حقیقی مومنوں کو نام کے مومنوں سے ممیز کر دکھاتا ہے۔

سورۃ العنکبوت کی ابتدائی آیات کے اس مفہوم سے (جس کی انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات سے پوری پوری تصدیق ہوتی ہے) صاف عیاں ہے کہ ہر مامور من اللہ پر ایمان لانے والوں میں جہاں غالب اکثریت ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جو حق کو حق سمجھ کر صدق دل سے اس پر ایمان لاتے ہیں اور پھر اس مضبوطی سے اس پر قائم ہو جاتے ہیں کہ ان کے پائے ثبات میں ذرہ بھر بھی لغزش نہیں آتی وہاں ایمان لانے والوں میں ایک تعداد (خواہ وہ تعداد کتنی ہی تھوڑی کیوں نہ ہو) ایسے لوگوں کی بھی ہوتی ہے جو دل سے ایمان نہیں لاتے اور جب کوئی ابتلاء آتا ہے تو منہ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں اور اس طرح اپنے آپ کو خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بنا لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہر دو قسم کے مومنوں کا یعنی حقیقی اور سچے مومنوں کا بھی اور نام کے مومنوں کا بھی قرآن میں متعدد جگہ علیحدہ علیحدہ تفصیل سے ذکر کیا ہے اور اس طرح مومنوں پر آنے والے ابتلاؤں کی حکمت کو خوب وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ بھگوڑے اور نام کے مومنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ِۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ○" (الحج آیت ۱۲)

ترجمہ:- اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو اللہ کی عبادت اس طرح کرتے ہیں جیسے کنارے پر کھڑے ہوں پس اگر انہیں کوئی فائدہ پہنچے تو وہ (یہ ظاہر کرتے ہیں کہ گویا وہ) اس پر جمے ہوتے ہیں اور اگر ان پر کوئی آزمائش آجائے تو منہ اٹھا کر پلٹ جاتے ہیں۔ ان کی دنیا بھی برباد اور آخرت بھی رائیگاں گئی۔ اسے کہتے ہیں کھلا کھلا خسارہ۔

ان کے بالمقابل حقیقی مومنوں کی جو غالب اکثریت میں ہوتے ہیں یہ حالت ہوتی ہے کہ ابتلاء وارد ہونے پر نہ صرف یہ کہ ان میں گھبراہٹ اور پریشانی کے آثار ظاہر نہیں ہوتے بلکہ ان کے ایمان پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہو جاتے ہیں۔ وہ وہی نمونہ دکھاتے ہیں جو جنگ احزاب کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دکھایا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس زبردست ابتلاء پر صحابہ کرامؓ کے نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ○" (الاحزاب آیت ۲۳)

ترجمہ:- اور جب (حقیقی) مومنوں نے حملہ آور لشکروں کو دیکھا تو وہ بول اٹھے یہ تو وہی ہے جس کا اللہ اور اس کے رسولؐ نے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسولؐ نے بالکل سچ کہا تھا اور اس واقعہ نے انہیں ایمان اور فرمانبرداری میں اور بڑھا دیا۔

ایمان میں اور زیادہ اضافہ کا نتیجہ یہ ہوا اور یہی ہونا چاہیئے تھا کہ انہوں نے ایمان کے تقاضہ کو پوری جوانمردی اور بے جگری سے پورا کرکے اپنے حقیقی مومن ہونے کا عملی ثبوت فراہم کر دکھایا چنانچہ اللہ تعالیٰ ایمان حقیقی کے اس عملی مظاہرہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ○" (الاحزاب آیت ۲۴)

ترجمہ:- مومنوں میں وہ جوانمرد بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے باندھے ہوئے عہد کو پورا کر دکھایا ان میں سے بعض نے اپنی ذمہ داری کو پورا کر دیا اور ان میں سے بعض (اپنی ذمہ داری پورا کرنے کے) منتظر ہیں اور انہوں نے (کبھی) ارادہ میں کوئی تزلزل نہیں آنے دیا۔

ابتلائے وارد ہونے پر حقیقی مومنوں اور نام کے مومنوں یعنی منافقوں کے اس متضاد ردِ عمل اور طرزِ عمل کا جو نتیجہ ہوا اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○" (الاحزاب آیت ۲۵)

ترجمہ:- ماحصل یہ ہے کہ اللہ ایسے صادقوں (یعنی حقیقی اور سچے مومنوں) کو ان کے صدق کا بدلہ دے گا اور اگر چاہے گا تو منافقوں کو عذاب دے گا یا ان پر رحم کرے گا اور اللہ یقیناً بڑا بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

الغرض مومنوں پر آنے والے ابتلاؤں میں اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی حکمت یہ ہوتی ہے کہ نام کے مومن جو سرے پر کھڑے ہوتے ہیں منہ موڑ کر بھاگ جاتے ہیں اور حقیقی مومنوں کی جماعت ان کے وجود سے پاک ہو جاتی ہے اور صادقوں کا صدق اس شان سے آشکار ہوتا ہے کہ دنیا اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی۔

○

بھٹک سکے گا نہ راہِ سداد سے وہ کبھی

جو آستانے پہ تیرے جبین رکھتا ہے — تجھی کو دل میں ہمیشہ مکین رکھتا ہے
اسی نے پا لیا اپنی حیات کا مقصود — جو تھام کر تری حبلِ متین رکھتا ہے
بھٹک سکے گا نہ راہِ سداد سے وہ کبھی — جو تیری ذات پہ محکم یقین رکھتا ہے
نظر میں اس کی یہ کونین ہیچ ہوتے ہیں — جو تیری یاد کو پہلو نشین رکھتا ہے
تری رضا سے مشرف مگر وہی ہوگا — جو دل میں عشقِ رسولِ امینؐ رکھتا ہے
جسے عزیز ہوں صدق و صفا و مہر و وفا — وہ صادقین کو اپنا قرین رکھتا ہے
دعائیں ہوتی ہیں اکثر اسی بشر کی قبول — جو قلبِ ملتجی و مستعین رکھتا ہے

پھر آج عفو و عطا کا ہے ملتجی صدیق
یہ بے نصیب نہ دنیا نہ دین رکھتا ہے

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفات مسیحؑ اور احیاء اسلام

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت

(۲)

معزز حاضرین اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اسلام اور قرآن کے دشمن اس عظیم الشان اجماع کی عظمت کو کم کرنے کے لئے کیا کیا حربے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن ؎

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا۔

اس اجماع کو تاریخ اسلام میں ہمیشہ بہت بڑی اہمیت حاصل رہے گی کیونکہ یہ اجماع خلافت کے اجماع سے بھی بہت بڑھ کر تھا۔ اور بلا توقف اور بلا تردد واقع ہوا۔ کسی ایک صحابی نے بھی مخالفت نہیں کی۔ کسی نے دم نہیں مارا اور ایک آواز بھی اس کے خلاف نہیں اٹھی۔ اور شرعی حجت بھی صرف اجماع صحابہؓ ہی ہے پھر یہی وہ اجماع ہے جس سے متاثر ہو کر دربارِ نبوی کے شاعر حضرت حسان بن ثابتؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں مرثیہ کہا ہے

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِي
فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ
فَعَلَيْكَ كُنْتُ أُحَاذِرُ

(دیوان حسانؓ)

اے نبی صلے اللہ علیہ وسلم! تُو میری آنکھ کی پتلی تھا۔ میں تو تیرے مرنے سے اندھا ہو گیا۔ اب تیرے بعد جو شخص چاہے مرے (عیسےٰ ہو یا موسےٰ) مجھے تو تیرے ہی مرنے کا خوف تھا۔

اور درحقیقت صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق تھے۔ اور ان کو یہ بات گوارا نہ تھی کہ حضرت عیسےٰ زندہ ہوں اور آپ فوت ہو جائیں۔ پس اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کو یہ معلوم ہوتا کہ حضرت عیسےٰ ... مع جسم عنصری زندہ بیٹھے ہیں اور ان کا ... نبی فوت ہو گیا تو وہ مارے غم کے مر جاتے کیونکہ ان کو ہرگز اس ... کی برداشت نہ تھی کہ کوئی اور نبی زندہ ہو اور ان کا پیارا نبی قبر میں داخل ہو جائے۔

اللّٰھم صلّ علیٰ محمد وآلہ واصحابہ

احمدیت - سہ

غیرت کی جا ہے عیسیٰ زندہ ہو آسماں پہ
مدفون ہو زمیں میں شاہِ جہاں ہمارا

اجماع صحابہؓ کی بازگشت بحرین میں

مدینہ کے اس تاریخی اجماع کی بازگشت عہد صدیقی کے آغاز میں بحرین میں بھی سنائی دی۔ جبکہ قبیلہ عبدالقیس کے بہت سے لوگ اسلام لانے سے پہلے نصرانی تھے، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کی خبر سنکر مرتد ہو گئے۔ جس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نہایت محبوب اور جلیل القدر صحابی حضرت جارود بن عمرو بن معلّیٰ ارتداد کی اس خوفناک رَو کا مقابلہ کرنے کے لئے تن تنہا اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے قبیلہ کو مخاطب کر کے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ اور حضورؐ کے وصال کی بھی خبر دی۔ چنانچہ فرمایا۔

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ (زمر ۳۰)

اور فرمایا۔

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (آل عمران ۱۴۵)

پھر انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ تم حضرت موسےٰ کی نسبت کیا گواہی دیتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر دریافت کیا کہ حضرت عیسےٰ کے بارے میں تمہاری کیا گواہی ہے؟ جواب ملا ہم شہادت دیتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ہیں۔ اس پر حضرت جارود بن معلّیٰ نے قوت و شوکت بھرے الفاظ میں اعلان کیا۔

وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ عَاشَ كَمَا عَاشُوا وَمَاتَ كَمَا مَاتُوا

(مختصر سیرت الرسول صفحہ ۲۲۳ از مجدد صدی دوازدہم از حضرت محمد بن عبدالوہاب (المتوفی ۱۲۰۶ھ)

کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں آنحضرت ویسے ہی زندہ رہے جیسے موسیٰؑ اور حضرت عیسےٰؑ زندہ رہے۔ اور اسی طرح انتقال کر گئے جس طرح حضرت موسےٰؑ اور عیسےٰؑ نے وفات پائی۔

یہ سنتے ہی عبدالقیس کا سارا قبیلہ عیسائیت چھوڑ کر دوبارہ مسلمان ہو گیا۔ جو وفات مسیحؑ کے انقلاب آفریں اور زندگی بخش نظریہ کا ہی اعجاز تھا۔

اجماع صحابہؓ کی ایک جھلک کوفہ میں

اجماع صحابہؓ کی ایک جھلک اہل کوفہ نے بھی ۴۰ھ میں دیکھی، جبکہ نواسۂ رسولؐ وجگر گوشۂ بتولؓ سیدنا امام حسن علیہ السلام نے حضرت امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شہادت پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا

لَقَدْ قُبِضَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي عُرِجَ فِيهَا بِرُوحِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ

(طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۲۶ مطبوعہ لیدن)

یعنی امیر المومنین حضرت علیؓ اس رات فوت ہوئے جس رات حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کی رُوح اٹھائی گئی تھی۔ یعنی ستائیس رمضان کی رات۔"

اکابر امت اور عقیدۂ وفات مسیحؑ

صحابہؓ کے بعد بہت سے اکابر امت مثلاً حضرت امام مالکؒ بن انس (متوفی ۱۷۹ھ) حضرت امام بخاریؒ (متوفی ۲۵۶ھ) حضرت محمد بن عبدالوہاب جبائی رح (متوفی ۳۰۳ھ) اور حضرت ابن جریر طبریؒ (متوفی ۳۱۰ھ) حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی موت کے قائل تھے۔ حضرت ابن جریر نے تو اپنی تاریخ میں قبر مسیحؑ کے کتبہ کے یہ الفاظ بھی درج فرمائے

"هٰذَا قَبْرُ رَسُولِ اللّٰهِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ۔"

الغرض پہلی تین اسلامی صدیوں میں صحابہؓ کے اجماعی عقیدہ کی گونج پورے عالم اسلامی میں سنائی دیتی رہی (قال مالك مات عيسیٰ)

۱؎ اکمال الاکمال شرح مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۶۵)
۲؎ بخاری ابواب التفسیر جلد ۳ صفحہ ۸۳)
(تفسیر سورۃ النساء و المائدۃ)
۳؎ تفسیر مجمع البیان زیر آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي مطبوعہ ایران ۱۲۸۶ھ ہجری
۴؎ تاریخ الرسل والملوک جلد ۲ صفحہ ۴۳۶)

عیسائیوں کی سازش

افسوس خیر القرون کے بعد وہ عیسائی قوتیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں سرنگ لگانے اور حضورؐ کی نعش مبارک کی بے حرمتی کرنے میں ناکام ہو گئی تھیں بالآخر ملت اسلامیہ میں نقب لگا کر اسرائیلیات کے تابوت داخل کرنے اور عقیدہ حیات مسیح کا تخم بونے میں کامیاب ہو گئیں اور اسے اسلام کے خلاف ایک تیز ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے لگیں۔ اس سلسلہ میں چوتھی صدی ہجری کے ایک زبان مسیحی شاعر کے چند اشعار ملاحظہ ہوں

سَأَفْتَحُ أَرْضَ الشَّرْقِ طُرًّا وَمَغْرِبًا
وَأَنْشُرُ دِينَ الصَّلِيبِ نَشْرَ الْمَعَالِمِ
فَعِيسَى عَلَا فَوْقَ السَّمٰوَاتِ عَرْشُهُ
فَفَازَ الَّذِي وَالَاهُ يَوْمَ التَّخَاصُمِ
وَصَاحِبُكُمْ فِي التُّرْبِ أَوْدَى بِهِ الثَّرَى
فَصَارَ رُفَاتًا بَيْنَ تِلْكَ الرَّمَائِمِ

(STUDIA ARABICA I, 1937, Page 50 & MEDIEVAL ISLAM, BY GUSTAVE E VON GRUNEBAUM. Page 18)

ترجمہ۔ میں مشرق و مغرب کے تمام ممالک کو فتح کروں گا۔ اور صلیبی مذہب کو اس طرح پھیلاؤں گا جس طرح نشانِ راہ پھیلائے جاتے ہیں حضرت عیسیٰ کی شان تو یہ ہے کہ آپ کا عرش تمام آسمانوں سے بھی بلند تر ہے پس کامیاب وہ ہے جس کو مقابلہ کے وقت حضرت عیسےٰ کی مدد حاصل ہے۔ مگر تمہارا پیغمبر اتنے ... وہ (نعوذ باللہ) خاک میں چھپا ہے۔ اور مٹی نے اسے ختم کر دیا ہے۔ اور (معاذ اللہ) بوسیدہ ہڈیوں کے درمیان ریزہ ریزہ ہو چکا ہے۔

بزرگانِ سلف کی طرف سے سازش کا انکشاف

عین اس وقت جبکہ اسلام اور عیسائیت

کی یہ تبلیغی جنگ زور پکڑ رہی تھی متکلم اسلام حضرت علامہ ابن قیمؒ (۶۹۱ھ - ۷۵۱ھ) نے مسلمانوں کو اس سازش سے آگاہ کیا۔ کہ صعودِ مسیح کا عقیدہ جس کی آڑ میں عیسائی حملہ آور ہو گئے ہیں۔ خالص مسیحی عقیدہ ہے جس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ چنانچہ انہوں نے زاد المعاد (جلد ۱ صفحہ ۱۹) میں لکھا:۔

أَمَّا مَا يُذْكَرُ عَنِ الْمَسِيحِ أَنَّهُ رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ وَلَهُ ثَلَاثَةٌ وَّثَلَاثُونَ سَنَةً فَهٰذَا لَا يُعْرَفُ لَهُ أَثَرٌ مُتَّصِلٌ۔

ترجمہ۔ یہ جو ذکر کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام تینتیس سال کی عمر میں آسمان پر اٹھائے گئے۔ اس کا ثبوت کسی مرفوع متصل حدیث سے نہیں ملتا۔ شہرہ آفاق حنفی عالم و فقیہ حضرت علامہ ابن عابدین الشامی متوفی ۱۲۵۲ھ (جن کی "ردّ المختار" فتاویٰ عالمگیری بہت شہرت رکھتی ہے) فرماتے ہیں:۔

وَهُوَ كَمَا قَالَ فَإِنَّ ذٰلِكَ إِنَّمَا يُرْوَى عَنِ النَّصَارٰى

(تفسیر فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۴۹ النواب صدیق حسن خان متوفی ۱۳۰۷ھ ۱۸۸۹ء)

یعنی حضرت امام ابن قیمؒ کا نظریہ درست ہے۔ واقعی یہ عقیدہ مسلمانوں میں عیسائیوں سے ہی آیا ہے۔ ؎

ہمہ عیسائیاں را از مقالِ خود مدد دادند
دلیری ہا پدید آمد پرستارانِ میّت را

مسیحی عقیدہ کے فروغ کا سبب

در اصل اس مسیحی عقیدہ کے تیزی سے پھیلنے کا بنیادی سبب یہ تھا کہ نزولِ مسیح کی پیشگوئی کا مصداق یہودی امت کے نبی سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو سمجھ لیا گیا۔ جس کی بنیاد الہام ربانی کی بجائے محض اجتہاد ذاتی تھا۔ پیشگوئیاں ہمیشہ استعارات و مجاز سے لبریز ہوتی ہیں۔ نہ قبل از وقت ان کی پوری حقیقت نمایاں ہو سکتی ہے۔ نہ ان پر اجماع ہی ممکن ہے اور یہ پیشگوئی تو خاص طور پر متشابہات کی قبیل سے تھی جیسا کہ تقریباً ساڑھے چھ سو سال قبل حضرت علی بن محمد بغدادی الصوفی (متوفی ۷۴۱ھ) نے اپنی تفسیر خازن جلد ۱ صفحہ ... میں بتایا تھا۔

البتہ حضرت محی الدین ابن عربیؒ (متوفی ۶۳۸ھ) اور بعض دوسرے صوفیاء نے حدیث لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اور اپنی کشفی اور الہامی بصیرت کی روشنی میں یہ مسلک اختیار فرمایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا آخری زمانے میں نزول دوسرے بدن میں ہوگا۔ اور ان کی روح یعنی روحانیت مہدیٔ موعود میں بروز کرے گی۔ اور نزول سے فقط یہی مراد ہے۔ (تفسیر محی الدین ابن عربیؒ صفحہ ۱۶۵۔ "اقتباس الانوار" صفحہ ۵۲ از حضرت اکرام صابری خلیفہ حضرت شیخ سوندھا متوفی ۱۱۲۹ھ)

آٹھویں صدی ہجری کے محقق و مؤرخ علامہ حضرت ابو الفداء حافظ ابن کثیرؒ (متوفی ۷۷۴ھ) کے علمی کمال کی داد دینا پڑتی ہے جنہوں نے اپنی کتاب "البدایہ والنہایہ" (جلد ۲ صفحہ ۹۲) میں

"اَلْمَسِيحُ الْمَهْدِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ"

کی حقیقت افروز اصطلاح بیان فرمائی۔

باسیلیدیہ افسانہ کا اسلام میں نفوذ اور علمائے ربانی کی تنقید

معزز حضرات عیسائیوں کے فرقہ باسیلیدیہ کے اس خود ساختہ قصہ کا ذکر ہو چکا ہے کہ شبیہِ مسیح کسی اور شکل پر ڈال دی گئی۔ مسلمانوں میں جب حیاتِ مسیحؑ کے خیالات داخل ہوئے۔ تو یہ قصہ بھی لیکن شُبِّهَ لَهُمْ کی تفسیر کے نام پر رائج کر دیا گیا۔ حالانکہ قرآن و حدیث میں اس افسانے کا نام و نشان تک نہیں پایا جاتا اس آیت کا مطلب تو یہ تھا کہ صلیبی موت جو روحانی رفع کے مانع ہے حضرت مسیحؑ پر ہرگز وارد نہیں ہوئی۔ لیکن خدا نے ان کو شبہ میں ڈال دیا۔ کہ گویا جان سے مار دیا ہے۔ حضرت مسیحؑ اپنے مقصد بعثت میں کامیاب و کامران اور مظفر و منصور ہو کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور پہنچ گئے۔ اور یہی آپ کا رفع روحانی ہوا۔ یہ وہی رفع ہے جو ہر ایک مومن کے لئے وعدہ الٰہی کے مطابق ہونا ضروری ہے مگر کافر کے لئے حکم ہے۔

لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ (اعراف ۴۱)

یعنی کافروں کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ یعنی ان کا رفع نہیں ہوگا۔

ہاں مومنوں کے لئے فرمایا۔

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ (سورۃ المجادلۃ آیت ۱۲)

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ تم میں ایمان لانے والوں کا درجات میں رفع کرتا ہے۔

ان حقائق کے باوجود فرقہ باسیلیدیہ کی سراسر جھوٹی کہانی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ کے مطابق فیج اعوج کے زمانہ میں پھیلائی گئی۔ مسلمانوں کی صفوں میں بہت سے دلچسپ اور عجیب و غریب تضادات کے مبالغہ آمیز اضافوں کے ساتھ مشہور ہو گئی۔ چنانچہ پانچویں صدی ہجری کے متکلم اسلام حضرت ابن حزمؒ (متوفی ۴۵۶ھ) اور ساتویں صدی ہجری کے ہسپانوی مفسر حضرت ابو حیانؒ (۶۵۴ھ-۷۴۵ھ) نے اس مفروضہ داستان پر زبردست تنقید کی اور لکھا کہ اس سے کل حقائق بلکہ سب نبوتیں باطل ہو جاتی ہیں۔ اور سفسطہ (یعنی بے دینی) کا باب کھل جاتا ہے۔ نیز واضح کیا کہ حدیث نبوی سے اس قصے کا کوئی سراغ نہیں ملتا۔ اس کا سرچشمہ اہل کتاب کی روایات ہیں۔

(الفصل فی الملل والاھواء والنحل جلد ۱ صفحہ ۵۹ و صفحہ ۶۰ البحر المحیط جلد ۳ صفحہ ۳۹۰)

حیاتِ مسیح کے مسیحی نظریہ پر ضرب کاری لگانے کے لئے اس دور کے بعض عظیم المرتبت بزرگوں مثلاً حضرت داتا گنج بخشؒ (متوفی ۴۶۵ھ) اور مجدد امت حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ (متوفی ۹۱۱ھ) کی تحریرات میں ایک لطیف اشارہ ملتا ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ فرماتے ہیں کہ شب معراج میں شاہ لولاک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عیسےٰؑ اور دوسرے نبیوں کی روحوں سے ملاقات کی تھی نہ کہ خاکی جسم سے (کشف المحجوب بیان فی کلام الروح)۔ خصائص الکبریٰ للسیوطی جلد ۱ صفحہ ۱۶۳) مگر بعض بزرگوں نے جن میں حضرت ابن حزمؒ (متوفی ۴۵۶ھ) کی شخصیت نمایاں ہے زور شور سے وفاتِ مسیحؑ کے حق میں آواز بلند کی۔ چنانچہ انہوں نے المحلیٰ جلد ۱ صفحہ ۲۳ میں لکھا ہے۔

إِنَّ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يُقْتَلْ وَلَمْ يُصْلَبْ وَلٰكِنْ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ رَفَعَهُ إِلَيْهِ۔

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ قتل کئے گئے نہ صلیب پر مارے گئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پہلے وفات دی۔ پھر اپنی طرف اٹھا لیا۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ وقفِ جدید کے بارے میں

نہایت ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت انجمن احمدیہ وقفِ جدید میں چندہ وقفِ جدید "دفتر بالغان" اور چندہ وقفِ جدید "دفتر اطفال" کا حساب علیحدہ علیحدہ رکھا جاتا ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ان دونوں چندوں کی رپورٹ بھی علیحدہ علیحدہ پیش کی جاتی ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ تمام مقامی جماعتوں میں بھی ان دونوں چندوں کا حساب علیحدہ علیحدہ رکھا جائے اور مرکز میں وعدہ جات اور وصولی کی رپورٹیں بھی الگ الگ فارموں پر بھجوائی جایا کریں تاکہ حساب خلط ملط نہ ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

خاکسار۔ **مرزا طاہر احمد** ناظم مال وقفِ جدید ربوہ

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار "الفضل"

خود خرید کر پڑھے۔

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی یادیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب بی اے - نائب ناظر اصلاح و ارشاد - ربوہ

حضرت میاں عزیز احمد صاحب کو ہم سے جدا ہوئے چھ سال کا عرصہ ہو گیا۔ مگر چشمِ تصور میں وہ آج بھی اپنے صاف ستھرے مخصوص لباس۔ سفید شلوار (موسم کے لحاظ سے) سیاہ یا سفید اچکن۔ ترکی ٹوپی۔ پاؤں میں سیاہ مکیشن - میں ملبوس نیچی نگاہیں کئے انگلیوں پہ سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔ اللّٰھم صلِّ علیٰ محمّدٍ و علیٰ آلِ محمّدٍ کا ورد کرتے پُروقار طریق سے ہلکے ہلکے قدموں چلے آتے نظر آ رہے ہیں۔ ازراہ شفقت تقریباً روزانہ ہی بعد نماز عصر خاکسار کے گھر تشریف لاتے۔ آتے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی کلام کے کچھ شعر سنا دیا کرتے یہ شعر اکثر پڑھا کرتے تھے :-

"اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم
بعد از خدا بعشق محمّد مخمّرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم"

کبھی بلند آواز میں اور کبھی ہلکے ترنم میں بھی یہ شعر گنگنایا کرتے۔ اکبر الہ آبادی۔ غالب۔ اور ڈاکٹر اقبال کے بہت سارے شعر زبانی یاد تھے۔ جو دورانِ گفتگو برموقعہ و محل سنایا کرتے۔ اپنے طالب علمی کے زمانہ کی باتیں۔ خاندانی باتیں۔ اپنی ملازمت کے زمانہ کے واقعات سنایا کرتے تھے۔

زمانہ طالب علمی میں نماز تہجد کے پابند تھے۔ آپ نے ایم اے کا امتحان دیا۔ نماز تہجد میں اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی کامیابی کے لئے دعا کی۔ جس طرح بچہ اپنی ماں سے لاڈ پیار کر کے اپنا کوئی مطالبہ پورا کرنے کی ضد کرتا ہے اسی طرح اپنی کامیابی کے لئے دعا کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھی دعا کی درخواست کی۔ دعائیں مقبول ہوئیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ دوران سال ہونے والے کسی امتحان میں پاس نہیں ہوا کرتا تھا مگر جب ایم اے کا نتیجہ نکلا تو آپ کا نام سرِ فہرست تھا۔ یہ دعاؤں کا ہی اثر تھا۔ ایک دن آتے ہی فرمانے لگے۔ بھئی میں نے آج ایک عجیب خواب دیکھا ہے۔ دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں سامنے ایک چھوٹی سی میز ہے جس پر کپڑا پڑا ہے۔ میں سامنے کھڑا ہوں۔ فرمانے لگے

"تم نے جو کام کیا ہے میں اس سے بہت خوش ہوں۔"

حضرت میاں صاحب فرمانے لگے۔ پتہ نہیں۔ میں نے وہ کون سا کام کیا ہے جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام خوش ہوئے۔ اس سے کچھ عرصہ پہلے خلافت ثالثہ کا انتخاب حضرت میاں صاحب کی صدارت میں ہوا تھا۔ معاً راقم الحروف کا ذہن اس طرف گیا۔ عرض کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اشارہ اس طرف تو نہیں تھا؟

فرمانے لگے۔ "پتہ نہیں۔ خاکسار کا خیال یہی ہے کہ حضرت اقدس ؑ کا اشارہ انتخابِ خلافت کے واقعہ کی طرف ہی تھا۔ واللہ اعلم بالصواب!

اپنی سروس کے زمانہ کی باتیں بھی سنایا کرتے تھے۔ فرمانے لگے۔ میں قصور میں مجسٹریٹ تھا۔ ایک دن کورٹ سے آ کر ابھی لباس تبدیل کر ہی رہا تھا کہ کوٹھی سے باہر کسی کے رونے چلّانے کی آواز آئی۔ میں جلدی سے باہر نکلا۔ سنتری سے پوچھا۔ "یہ کیسا شور تھا؟" اس نے بتایا کہ فلاں لالہ صاحب ہیں نا! ان کا کوئی مقدمہ آپ کے پاس ہے وہ آیا تھا کہ میں نے ایک ہزار روپیہ رشوت دینا ہے۔ میں نے اسے روکا اور کہا کہ میاں یہاں سے جلد چلے جاؤ۔ صاحب ناراض ہوں گے۔ مگر اس نے اصرار کیا۔ اس پر میں نے اسے دو تھپڑ مار کر بنگلے سے باہر کر دیا (اور گالی دے کر کہنے لگا) دیکھیں وہ سڑک پر جا رہا ہے (طبیعت میں پاکیزہ مزاح تھا) فرمانے لگے۔

"میں نے اسے کہا میں نے رشوت لینی تو نہیں تھی ہزار روپیہ تو مجھے دیکھ لینے دیتے"

فرمایا۔ تنخواہیں ان دنوں تھوڑی ہوا کرتی تھیں جن میں گذارا مشکل سے ہوتا تھا مگر ہم اُسی تنخواہ میں گزارا کیا کرتے تھے۔ فرماتے۔ ابا جان نے مجھے دو نصیحتیں کی تھیں ایک یہ کہ ماتحت چھوٹے ملازموں کی تنخواہیں تھوڑی ہوتی ہیں ان کی معمولی بھول چوک کو نظر انداز کرنا۔ دوسرے یہ کہ تمہارے باپ نے رشوت کبھی نہیں لی مجھے امید ہے کہ تم بھی رشوت نہیں لو گے۔ فرمانے لگے۔ الحمد للہ! میں نے دونوں نصیحتوں پر عمل کیا۔

حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ نے ایک یہ واقعہ سنایا کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ تھا۔ ایک اجلاس کی صدارت ابا جان (یعنی حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ عنہ) نے کی۔ ایک اجلاس کے صدر فقیر عزیز الدین تھے اور ابا جان ان کی دائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر اقبال نے فی البدیہہ یہ شعر کہے :-

"ہم نشینی بے ریائم از رہِ اخلاص گفت
اے کلام تو فروغ دیدۂ برنا و پیر
درمیانِ انجمن معشوقِ ہرجائی مباش
گاہ با سلطان باشی گاہ باشی با فقیر"
گفتمش اے ہمنشیں معذور میدانم ترا
در طلسمِ امتیازِ ظاہری ہستی اسیر
من کہ شمعِ عشق را در بزمِ دل افروختم
سوختم خود را و سامانِ دوئی ہم سوختم"

خاکسار کے گھر کے پاس پہاڑیوں پر مزدوروں کے پتھر توڑنے کی آوازیں آیا کرتی تھیں۔ ایک دن کچھ منٹ تک کچھ سوچتے رہے پھر فرمایا۔ اللہ کا مجھ پر کس قدر فضل ہے اگر وہ مجھے ان پتھر توڑنے والوں میں بنا دیتا تو میں کیا کر سکتا تھا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے رہے۔

حضرت میاں صاحبؓ بعض اوقات اپنے دوستوں کے ساتھ بے تکلف ہو جاتے۔ جناب قاضی عبدالرحمن صاحب کو حضرت میاں صاحبؓ کے ساتھ ایک لمبا عرصہ کام کرنے کا موقع ملا۔ انہوں نے سنایا کہ ان کی اچکن ایک جگہ سے معمولی سی پھٹی ہوئی تھی۔ حضرت میاں صاحب نے اسے دور سے دیکھا۔ چپکے سے کرسی سے اٹھے۔ قاضی صاحب کے پاس سے گزرتے ہوئے اس سوراخ میں انگلی ڈال کر اچکن کو چیرتے ہوئے دفتر سے باہر نکل گئے۔ اگلے دن ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی نئی اچکن لفافہ میں بند لے کر دفتر میں آئے اور قاضی صاحب سے بڑی معذرت کے ساتھ فرمانے لگے۔ اگر آپ برا نہ منائیں تو یہ اچکن پہن لیں۔ میں نے اسے صرف ایک بار پہنا ہے۔

نماز مغرب سے پہلے تقریباً روزانہ بہشتی مقبرہ جاتے وہاں چاردیواری کے اندر مزارات پر دعائیں کرتے۔ باہر آ کر صحابہ کرام ؓ کے قطعہ کے پاس کھڑے ہو کر دعا کرتے پھر خاکسار کی والدہ کی قبر پر بھی جا کر دعا کیا کرتے۔ کبھی کبھی غیر موصیان کے قبرستان میں جا کر اپنے برادر نسبتی کی قبر پر دعا کیا کرتے۔

آپ کا وجود نیکی ہی نیکی تھا۔ شفقت ہی شفقت تھا۔ کبھی سیر کو جاتے کسی سائل نے سوال کیا کچھ نہ کچھ اس کی مدد نقدی سے کر دیا کرتے۔ ہر سفارش مانگنے والوں کی ضرور سفارش کر دیتے۔ جس شخص کو بھی آپ کے ساتھ گفتگو کرنے کا موقعہ ملا وہ آپ کی بلند شخصیت اور حسن سلوک کا معترف ہوا۔ حضرت میاں صاحبؓ ہر من پیارے تھے۔ ان کو اپنے دوستوں سے پیار تھا ان کے لئے دعائیں کیا کرتے۔ ان کے دوستوں کے دل میں حضرت میاں صاحب کے لئے محبت و احترام کے جذبات تھے۔ آپ کی مجلس پاکیزہ ہوتی جس میں مذہبی۔ اخلاقی۔ علمی اور حالات حاضرہ پر گفتگو ہوتی۔ کبھی وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ آئی تھی کہ کوئی زمانہ ایسا بھی آ سکتا ہے جب حضرت میاں صاحبؓ ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو جائیں گے اور ہماری مجلس کا سدا کے لئے خاتمہ ہو جائے گا۔

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر نہ دیدم کہ بہار آخر شد

○

مطالعہ کتب

ماہ تبلیغ / فروری میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلام اور جہاد" مقرر ہے۔ قائدین کرام خدام سے اس کا مطالعہ کرائیں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ (اہلیہ محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری) کچھ عرصہ سے دائیں بازو میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ کافی علاج کے باوجود بازو ابھی پوری طرح حرکت نہیں کر سکتا۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(محمد انوار الحق۔ مغلپورہ۔ لاہور)

○

قادیان میں جماعتِ احمدیہ کے ستاسی ویں (۸۷) جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳)

دوسرا دن ـــ پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس ۱۹ دسمبر کو صبح ۱۰ بجے زیر صدارت محترم سید فضل احمد صاحب آف پٹنہ شروع ہوا۔ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب کی تلاوتِ قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی نظم ؎

تعریف کے قابل ہیں یا رب تیرے دیوانے

نہایت خوش الحانی سے سنائی۔ اس کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔

اسلام کی عالمگیر کامیاب تبلیغ اور خلافت کی برکات۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت سے قبل اسلام اور مسلمانوں کی ناگفتہ بہ گمراہ کن حالات کا اور اسلام کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کرنے کے لئے غیر مذاہب کی کوششوں اور منصوبوں کا نقشہ کھینچنے کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کی قائم کردہ جماعت کی عظیم الشان اور عالمگیر سرگرمیوں کا نہایت ولولہ انگیز انداز میں تفصیلی ذکر فرمایا۔ آپ نے اکنافِ عالم میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ قائم کردہ مساجد، دار التبلیغ، لائبریریں، شفاخانے اور اسی طرح قرآن مجید کے تراجم اور مختلف زبانوں میں لٹریچر کی اشاعت کی تفصیل بیان فرمائی۔

آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے جاری فرمودہ صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ اور اس کی کامیابی کا نہایت ایمان افروز انداز میں ذکر فرمایا۔

ایک ایمان افروز واقعہ اور درخواستِ دعا۔

اس تقریر کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے فرمایا کہ آپ حضرات نے کل اخبار میں پڑھا ہوگا کہ ۱۷ تاریخ کو حیدر آباد میں ایکسیڈنٹ ہوا جہاز بالکل جل گیا تھا اور بفضلہ تعالیٰ اس جہاز کے تمام مسافر بال بال بچ گئے۔ ان مسافروں میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے کیرالہ سے آنے والے چھ افراد پر مشتمل ایک وفد بھی تھا۔ یہ چھ افراد مکرم ایم ابراہیم صاحب سابق صدر جماعت پینگاڈی مع اہلیہ، مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کوڈالی مع اہلیہ، مکرم بی حبیب احمد صاحب اور مکرم مبارک احمد صاحب کی اہلیہ تھے۔ ان کے تمام سامان بالکل جل گئے ہیں تاہم اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور اپنی بے پایاں قدرت سے انہیں بچایا۔ اب یہ بخیر و عافیت ابھی ابھی قادیان پہنچ گئے ہیں۔ احباب ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ان کے نقصان کی تلافی فرمائے اور سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

نوعِ انسان کے لئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی ناقابلِ فراموش خدمات

اس اجلاس کی دوسری تقریر مذکورہ عنوان پر محترم مولانا عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ احمدیہ تھابھانیور کی ہوئی۔

آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپؑ نے تمام دنیا کو خدا تعالیٰ کا چمکتا ہوا اور روشن چہرہ دکھلایا اور اللہ تعالیٰ کی پہچان اور سچی معرفت کا پُر عظمت اور قیمتی ذریعہ الہام الٰہی کو بتایا اور اس کا عملی ثبوت پیش فرمایا۔ نیز روئے زمین پر پائے جانے والے تمام الہامی مذاہب کے نبیوں اور اوتاروں کی صداقت اور عزت و تکریم کا لازوال اصول سمجھایا نیز حکومتِ وقت کے قانون کا احترام سکھا کر امن کی راہ دکھلائی۔ اسی طرح مسئلہ جہاد کے غلط تصور کا ازالہ فرما کر اسلام کو امن کا گہوارہ بنایا نیز انسانیت کے بلند مقام سے دنیا کو روشناس فرمایا۔

محترم فاضل مقرر نے اپنی تقریر کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس عظیم الشان خدمت کا ذکر فرمایا جو کہ آپؑ نے نظامِ خلافت کو قائم فرما کر قیامت تک کے لئے روئے زمین پر پھیلے ہوئے تمام انسانوں کو اُمتِ واحدہ بنانے کے لئے ایک عالمگیر پلیٹ فارم مہیا فرمایا۔

مکرم مولوی صاحب کی اس علمی تقریر کے بعد مکرم روشن علی خان صاحب کیرنگ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم نہایت وجد آفرین انداز میں سنائی جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

قرآن اور سائنس کی ایجادات

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم حافظ پروفیسر صالح محمد الہ دین صاحب پروفیسر شعبۂ ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی کی اس عنوان پر ہوئی۔ آپ نے موجودہ زمانہ کی سائنس کی ایجادات کے متعلق قرآن کریم کی روشنی میں نہایت عالمانہ تقریر فرمائی۔ آپ نے موجودہ زمانہ میں پیدا شدہ مختلف عالمی مسائل کا قرآن مجید کے ذریعہ حل بیان کرتے ہوئے اس بات کو ثابت فرمایا کہ قرآن مجید کی مختلف آیتیں سائنس میں کام کرنے والوں کے لئے عظیم الشان مشعلِ راہ ہیں۔ دماغ قوانینِ قدرت کے مطالعہ میں مصروف ہو تو دل اللہ تعالیٰ کی شدید محبت سے پُر ہو۔ اسی طرح سورہ آل عمران میں خدا تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے کہ ہم کائناتِ عالم پر غور و فکر کریں۔

آپ نے اپنی تقریر میں سورۃ التکویر میں بیان فرمودہ مختلف آیات و علامات کی روشنی میں موجودہ سائنسی تحقیقات کی ایجادات کے ساتھ تطبیق کی۔

اس عالمانہ اور پُر از معلومات تقریر کے بعد یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا دن ـــ دوسرا اجلاس

آج دوسرے اجلاس کی صدارت محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے فرمائی۔ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوتِ قرآن مجید کے ساتھ جلسے کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ بعدہٗ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب ملکانہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم سنائی جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

کسرِ صلیب

اس اجلاس کی پہلی تقریر خاکسار محمد عمر مبلغ انچارج مدراس کی ہوئی۔ خاکسار نے ماہ مئی ۱۹۷۸ء میں لندن میں منعقدہ کسرِ صلیب کانفرنس کی کامیابی اور عیسائی حلقوں کے چیلنج کے جواب کے سلسلہ میں اُن کے ساکت ہونے کا ذکر کرنے کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کامیاب کسرِ صلیب مہم کی وضاحت کی۔ موجودہ عیسائیت کی بنیاد مسیحؑ کی صلیبی موت اور دوبارہ جی اُٹھنے پر مبنی قرار دینے کے بعد مختلف انجیلی شواہد اور جدید تحقیقات و انکشافات کی روشنی میں یہ ثابت کیا کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ صلیبی واقعہ سے بچ کر ممالکِ شرقیہ کا سفر اختیار کیا تھا اور بالآخر کشمیر میں آباد ہو کر وہیں وفات پاگئے اور آپ کی قبر سرینگر میں موجود ہے۔ اور آج یہ قبر ساری دنیا کے محققین کا مرجع اور توجہ گاہ بنی ہوئی ہے۔

خاکسار نے اپنی تقریر کے آخر میں عیسائیت کے موجودہ نہایت کمزور اور متزلزل حالات کا نقشہ کھینچتے ہوئے ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسرِ صلیب کی اس عظیم الشان مہم میں عظیم الشان رنگ میں کامیاب ہوگئے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے بارے میں پیدا کردہ غلط فہمیوں کا ازالہ

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہوئی۔ آپ نے سب سے پہلے جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے اس کے تمام عقائد بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ تمام عقائد قرآن و احادیث پر مبنی ہیں اور اسلام سے ہٹ کر جماعت کا کوئی عقیدہ نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ نے حیات و وفات عیسیٰؑ، ختم نبوت اور جہاد کے بارے میں پیدا کردہ غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ پر روشنی ڈالی۔ نیز آپ نے مخالفوں کی طرف سے جماعت احمدیہ پر کئے جانے والے مختلف الزامات کا مدلل رنگ میں جواب دیا۔

(باقی)

درخواستِ دعا

میرا بچہ عزیزم وسیم احمد پیٹ کی درد کی وجہ سے شدید بیمار ہوگیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے شفا عطا کر دی ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو کامل صحت سے نوازے۔ (شریف احمد بھٹی ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ برادرز ٹمبر ڈیلرز - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست صدقہ برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

ماہ مارچ ۷۸ء

۱	مکرمہ والدہ صاحبہ ٹھیکیدار محمد عبد اللہ صاحب دارالرحمت ربوہ	۲۰۔۰۰
۲	” بیگم عبدالرشید احمد صاحب ہیڈ بیری پشاور	۲۰۔۰۰
۳	مکرم محمد عبدالرحمٰن صاحب کوئٹہ	۱۰۔۰۰
۴	مکرمہ شوکت ملک صاحبہ ”	۱۰۔۰۰
۵	” مسز خالد باجوہ صاحب لاہور کینٹ	۲۰۔۰۰
۶	مکرم سعید ظفر صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ	۳۰۔۰۰
۷	مکرمہ شریف بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری سلطان علی صاحب گکھڑ	۱۰۔۰۰
۸	” نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب طاہر ملتان چھاؤنی	۵۵۔۰۰
۹	مکرم قریشی محمد اشرف صاحب شاکر چک 52/P رحیم یار خان	۱۰۔۰۰
۱۰	” عبدالرحمٰن صاحب ورائچ ماڈل ٹاؤن لاہور	۷۰۔۰۰
۱۱	” امجد علی صاحب پیران غائب ملتان	۱۰۔۰۰
۱۲	” چوہدری عبدالحمید صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۰۔۰۰
۱۳	مکرمہ بیگم سید ارتضیٰ علی صاحب کراچی	۱۰۰۔۰۰
۱۴	” بیگم ارشد علی صاحب سیالکوٹ	۱۰۔۰۰
۱۵	مکرم میاں لطیف احمد صاحب تمیم ربوہ	۲۰۔۰۰
۱۶	” بشارت احمد صاحب معرفت ملک سیف الرحمٰن صاحب ربوہ از طرف آمنہ بی شاہ صاحبہ آف امریکہ۔	۹۰۔۰۰
۱۷	” ڈاکٹر محمد اقبال صاحب اوکاڑہ	۴۰۔۰۰
۱۸	” عطاء الرحمٰن صاحب صدیقی بابو محلہ راولپنڈی	۱۵۔۰۰
۱۹	ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی	۵۰۔۰۰
۲۰	مکرمہ مسز سلمیٰ صاحبہ واپڈا کالونی لاہور	۱۰۰۔۰۰
۲۱	مکرم شیخ جاوید اقبال صاحب لارنس روڈ کراچی	۱۰۰۔۰۰
۲۲	” اے رشید چوہدری صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی	۲۵۰۔۰۰
۲۳	مکرمہ والدہ صاحبہ محمد اختر محمود صاحب ہال روڈ لاہور	۱۰۰۔۰۰
۲۴	” بیگم عنایت صاحبہ ناظم آباد کراچی	۱۲۰۔۰۰
۲۵	مکرم شیخ محمد اسلم صاحب دنیا پور	۲۵۔۰۰
۲۶	” طاہر ہاشمی صاحب النور سوسائٹی کراچی	۱۰۰۔۰۰
۲۷	” عبدالسلام احمد صاحب ڈسپنسر ملتان	۱۰۔۰۰
۲۸	” مسعود احمد صاحب بھٹی FECHS کراچی	۵۰۔۰۰
۲۹	مکرمہ مسز جمیلہ رحمان صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۵۔۰۰
۳۰	” حنیفہ بیگم صاحبہ اہلیہ صوبیدار عبداللہ جان صاحب ڈسکہ کوٹ	۱۰۔۰۰
۳۱	” رسول بی بی صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۰۔۰۰
۳۲	مکرم قریشی محمود احمد صاحب ہاشمی گلبرگ ”	۲۰۔۰۰
۳۳	مکرمہ قدسیہ اعجاز صاحبہ ماڈل ٹاؤن ”	۲۰۔۰۰
۳۴	مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب راوی روڈ لاہور	۱۰۔۰۰
۳۵	” لطیف احمد صاحب طارق سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی	۵۰۔۰۰
۳۶	” ایم طفیل صاحب CMTSD CPO	۵۰۔۰۰
۳۷	مکرمہ طارقہ ناصر صاحبہ اسلام آباد	۱۰۔۰۰
۳۸	” ڈاکٹر مسز نسیم ایم ضیاء صاحبہ انفنٹری روڈ لاہور	۲۰۰۔۰۰
۳۹	مکرم سید ناصر علی صاحب دادو سندھ	۲۵۔۰۰
۴۰	” حبیب اللہ صاحب پسرور	۱۰۔۰۰
۴۱	” عبدالحمید صاحب نیویارک	۲۰۰۔۰۰
۴۲	” محمد اجمل صاحب کوئٹہ	۵۰۔۰۰
۴۳	مکرمہ سرور بیگم صاحبہ ”	۱۰۔۰۰
۴۴	مکرم محمد آصف صاحب محمود ”	۳۰۔۰۰
۴۵	” محمد امجد ابن کرنل بشارت احمد صاحب ”	۱۰۔۰۰
۴۶	مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب کوئٹہ	۱۰۔۰۰
۴۷	” ملک سلطان رشید صاحب کوٹ فتح خاں	۲۰۔۰۰
۴۸	” ثمر احمد صاحب گوجرہ ضلع فیصل آباد	۱۰۔۰۰
۴۹	” سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوہاٹ	۲۵۔۰۰
۵۰	مکرمہ دختر نعمت اللہ صاحب جتوئی حیدرآباد	۳۰۔۰۰
۵۱	” بیگم ” ” ”	۱۰۔۰۰
۵۲	مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب ”	۱۱۔۰۰
۵۳	” منشی محکم دین صاحب ”	۲۵۔۰۰
۵۴	” چوہدری محمد خان صاحب منجانب چوہدری محمد اکرم صاحب ”	۵۰۔۰۰
۵۵	” میجر عطاء اللہ صاحب کھوکھر لاہور چھاؤنی	۵۰۔۰۰
۵۶	” مرزا محمد عثمان صاحب	۴۰۔۰۰
۵۷	حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ربوہ	۱۰۔۰۰
۵۸	مکرم چوہدری سردار خان صاحب امین آباد	۲۰۔۰۰
۵۹	مکرمہ اہلیہ صاحبہ محمد شفیق صاحب رسالپور	۲۰۲۔۰۰
۶۰	مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب بہاولپور	۵۰۔۰۰
۶۱	” عبدالماجد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ	۲۵۔۰۰
۶۲	” سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ جہلم	۵۰۔۰۰
۶۳	جماعت احمدیہ نواب شاہ	۴۰۰۔۰۰
۶۴	” چوہدری عبدالحمید صاحب واہ کینٹ	۲۵۔۰۰
۶۵	” سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ بشیر پور	۲۰۔۰۰
۶۶	” ظفر احمد صاحب کھرل شیخوپورہ	۱۰۰۔۰۰
۶۷	مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ کھرل ”	۱۸۔۰۰
۶۸	مکرم شیخ عبدالکریم صاحب فیصل آباد	۱۰۔۰۰
۶۹	مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ ”	۱۰۔۰۰
۷۰	مکرم ملک عبدالحکیم صاحب ”	۱۰۔۰۰
۷۱	” چوہدری تحسین الرحمان صاحب ”	۵۰۰۔۰۰
۷۲	” عبدالستار صاحب ”	۵۰۔۰۰
۷۳	مکرمہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالمنان صاحب ”	۵۰۔۰۰
۷۴	مکرم محمد اکرم صاحب منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ دارالرحمت وسطی ربوہ	۱۰۔۰۰
۷۵	” حکیم علی احمد صاحب بہیداد پور	۱۰۔۰۰
۷۶	مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ ”	۱۰۔۰۰
۷۷	مکرم مسعود احمد صاحب ریحان اسلام آباد	۱۰۔۰۰
۷۸	” حاجی محمد ابراہیم صاحب شاہد نور نگر فارم	۴۰۔۰۰
۷۹	” میجر ولید اسلم صاحب منہاس چک جمال	۲۰۔۰۰
۸۰	مکرمہ مریم ہاشمی صاحبہ ڈیرہ غازی خاں	۱۲۔۰۰
۸۱	مکرم سید محمد صادق صاحب ہاشمی ”	۵۰۔۰۰
۸۲	مکرمہ عقیلہ عسکری ہاشمی صاحبہ ”	۱۰۰۔۰۰
۸۳	مکرم کرنل جی ایم اقبال صاحب گلبرگ لاہور	۵۰۔۰۰
۸۴	” سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ	۶۰۔۰۰
۸۵	لجنہ اماء اللہ کراچی	۱۸۷۔۵۰
۸۶	مکرم فیض احمد صاحب چک 22/E.B ساہیوال	۱۰۔۰۰
۸۷	مکرمہ نظیر بیگم صاحبہ صدر لجنہ کھاریاں شہر	۱۰۰۔۰۰
۸۸	مکرم عبدالحق صاحب ناصر ساہیوال	۲۰۔۰۰

(باقی)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ اعصابی تکلیف اور بعض دیگر عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار قریشی مختار محمود کارکن وکالت مال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شارٹ ٹینڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے سر بمہر ٹینڈر مطلوب ہیں :۔

(۱) جملہ ٹھیکیداران تخمینہ جات جو کہ دفتر بلدیہ سرگودھا کے اوقات کار میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں
(۲) ٹینڈر کے ہمراہ دو فیصد زر ضمانت بصورت ڈیپازٹ ایٹ کال شامل کرنا ضروری ہے بصورت دیگر ٹینڈر قابل قبول نہ ہوگا۔
(۳) ٹینڈر فارم بلدیہ کے اوقاتِ کار میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔
(۴) ٹینڈر وصول کرنے کی آخری تاریخ ۲۲-۱-۷۲ ۔ ۳۰-۱۲ بجے ہے۔ ٹینڈر ٹینڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔
(۵) ڈاک تار کے ذریعہ وصول ہونے والے قابل نہ ہونگے نیز زیر دستخطی کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ کسی ایک ٹینڈر یا تمام ٹینڈر کو وجہ بتائے بغیر مسترد کردے۔

نمبر شمار	نام کام	تخمینہ رقم	زر ضمانت	میعاد
۱	فرش بندی راستہ مین روڈ جناح کالونی	۲۸۰۰۰/-	۹۶۰/-	دو ماہ
۲	فرش بندی مین روڈ نزد بستی گئوشالہ	۲۸۸۰۰/-	۵۷۶/-	"
۳	فرش بندی تعمیر نالیاں کچی بستی بلاک نمبر ۲۵/۲۱	۵۱۷۰۰/-	۱۰۳۴/-	تین ماہ
۴	فرش بندی اور تعمیر نالیاں نزد بوچڑ خانہ پرانا	۵۶۵۰۰/-	۱۱۳۰/-	"
۵	فرش بندی و تعمیر نالیاں ملحقہ عیدگاہ	۶۹۰۰۰/-	۱۳۸۰/-	چار ماہ
۶	فرش بندی متصل عیدگاہ	۴۸۰۰۰/-	۹۶۰/-	دو ماہ
۷	فرش بندی اور تعمیر نالی جنوبی حصہ کچی بستی عیدگاہ	۳۹۸۰۰/-	۱۰۰۰/-	تین ماہ
۸	فرش بندی اور تعمیر نالی نزد قبرستان	۲۱۵۰۰/-	۴۴۰/-	دو ماہ
۹	فرش بندی اور تعمیر نالی شمالی حصہ کچی بستی عیدگاہ	۲۴۶۰۰/-	۵۰۰/-	چار ماہ
۱۰	مرمت سڑک نیو سول لائن نمبر ۲	۲۵۰۰۰/-	۵۰۰/-	دو ماہ
۱۱	تعمیر تانگہ سٹینڈ اقبال بازار	۲۰۰۰۰/-	۴۰۰/-	دو ماہ
۱۲	تعمیر تانگہ سٹینڈ شاہ پور روڈ	۲۰۰۰۰/-	۴۰۰/-	دو ماہ
۱۳	تعمیر سڑک پچھلی جانب جناح کالونی	۲۵۰۰۰۰/-	۵۰۰۰/-	۶ ماہ
۱۴	نزد بلاک نمبر ۳۰ ڈی	۲۵۰۰۰/-	۵۰۰/-	دو ماہ
۱۵	مرمت سڑک از چونگی نمبر ۹ تا جانب بلاک نمبر ۴ ڈی	۴۵۰۰۰/-	۹۰۰/-	تین ماہ
۱۶	ڈالنے مٹی اربن ایریا بلاک نمبر ۲۹	۱۰۰۰۰۰/-	۲۰۰۰/-	چار ماہ
۱۷	فرش بندی اور نالیاں اربن ایریا بلاک ۲۹	۱۱۷۰۰۰/-	۲۳۴۰/-	چار ماہ
۱۸	مرمت سڑک از گورنمنٹ سکول نمبر ۲ بجانب کوٹ فرید	۵۰۰۰۰/-	۱۰۰۰/-	دو ماہ
۱۹	فرش بندی گلی نمبر ۲ ۔ ۳ شمشیر ٹاؤن	۳۰۰۰۰/-	۶۰۰/-	۲ ماہ
۲۰	تعمیر نالی گلی نمبر ۱ ۔ ۲ جناح کالونی	۲۵۰۰۰/-	۵۰۰/-	۱ ماہ
۲۱	تعمیر نالیاں اور فرش بندی نزد بوائز سکول اسلام پورہ	۲۰۰۰۰/-	۴۰۰/-	۱ ماہ
۲۲	فرش بندی گلی نمبر ۶ نیو آبادی کوٹ فرید	۱۰۲۰۰/-	۲۶۰/-	۱ ماہ
۲۳	مرمت نالی گلی نمبر ۱ ۔ ۴ کوٹ فرید	۲۲۰۰۰/-	۴۴۰/-	۱ ماہ
۲۴	ڈالنے مٹی بلاک نمبر ۱ سیٹلائٹ ٹاؤن	۱۵۰۰۰/-	۳۰۰/-	۱ ماہ
۲۵	فرش بندی گلی بوائز پرائمری سکول انصار پورہ	۳۳۰۰۰/-	۶۶۰/-	۱ ماہ
۲۶	تعمیر نالی اور فرش بندی مین گلی نزد گراؤنڈ جناح کالونی	۲۲۸۰۰/-	۴۵۶/-	۱ ماہ
۲۷	سپیشل مرمت سڑک گئوشالہ کچی بستی	۱،۰۰،۰۰۰/-	۲۰۰۰/-	۴ ماہ
۲۸	لگانے سیور نالیاں ۔ فرش سلیمان پورہ	۱،۰۰،۰۰۰/-	۲۰۰۰/-	۵ ماہ
۲۹	سیور نالیاں ۔ فرش لکڑ منڈی	۵۰،۰۰۰/-	۱۰۰۰/-	۲ ماہ

المشتہر : محمد فیروز احمد خان ۔ ناظم بلدیہ سرگودھا

IPL-31

بیگم حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محترمہ سیدہ سیارہ حکمت صاحبہ وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیم اور ممتاز خادم حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی بیگم محترمہ سیدہ سیارہ حکمت صاحبہ ۱۷۔ ۱۸ رفروری کی درمیانی شب بعمر تقریباً ستر سال وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

۱۸ رفروری کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور پھر میت کو کندھا بھی دیا۔ نماز جنازہ اور تدفین میں احباب جماعت بڑی کثرت سے شامل ہوئے۔ کمزوریٔ طبع کے باعث چونکہ حضور مقبرہ بہشتی میں تشریف نہ لے جا سکے اس لئے حضور نے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو تدفین کے بعد دعا کرانے کا ارشاد فرمایا چنانچہ تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے دعا کرائی۔

محترمہ سیدہ سیارہ حکمت صاحبہ مرحومہ دمشق (شام) کے ایک قدیم عرب احمدی خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ ۱۹۲۶ء میں ۱۶۔ ۱۷ سال کی عمر میں حضرت شاہ صاحبؓ مرحوم کے ساتھ شادی کے بعد قادیان تشریف لائیں اور پھر یہاں کے تمدن کو اپنا کر اور احمدیت کے رنگ میں رنگین ہو کر حضرت شاہ صاحبؓ کے خاندان کا ایک جزو بن گئیں۔ بہت عبادت گزار۔ غرباء و اقرباء کا خاص خیال رکھنے والی تھیں۔ قرآن کریم سے گہرا شغف تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے خاص محبت تھی۔ دمشق کی ان ابتدائی خواتین میں سے تھیں جنہیں قبولِ احمدیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ جب حضرت شاہ صاحبؓ مرحوم بیمار ہو گئے تو مرحومہ کو لمبے عرصہ تک ان کی خدمت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔

مرحومہ کے اکلوتے بیٹے مکرم سید صفی اللہ شاہ صاحب لندن میں مقیم ہیں اور ایک بیٹی محترمہ سیدہ وسیمہ بیگم صاحبہ امریکہ میں ہیں۔ باقی چار لڑکیاں (محترمہ سیدہ صبیحہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید منصور شاہ صاحب۔ محترمہ سیدہ طاہرہ شاہ صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ) سیدہ آنسہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سلطان پرویز صاحب اور سیدہ قدسیہ شاہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب) بوقت وفات ان کے پاس تھیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ مغفورہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور خاص مقام قرب عطا فرمائے اور جملہ لواحقین اور اعزاء و اقرباء کو صبر جمیل کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

درخواست دعا

میری بیوی ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہے۔ اب قدرے افاقہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔ (ناظر احمد ظفر ریلوے کالونی۔ خانیوال)

ایک خط

لکھ کر آپ ایک ہفتہ کی دوائی بالکل مفت منگوائیں۔ تین روپیہ ڈاک خرچ پر گھر بیٹھے منگوائیں!

فضل عمر دواخانہ

گولبازار ۔ ربوہ

[illegible] ۵۲۵۲

منجانب

اکسیر اپھارہ

فی پیکٹ ۲/- روپے ۔ فی درجن ۱۶/- روپے فی گروس ۱۹۲/- روپے علاوہ محصول۔ دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی مکمل فہرست ادویات مفت

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ

(ڈاکٹر راجہ بہومید) ربوہ

فون [illegible]

پروڈکشن برانچ [illegible]

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابل اعتماد ادارہ :

احمد اسٹیٹ ایجنسی ۔ رجسٹرڈ ۔ اقصیٰ مارکیٹ ربوہ

فون ۵۳۵